إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ﴿٥٩﴾ وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم بِاللَّيْلِ

جو ایک روشن کتاب میں لکھا نہ ہو۱ اور وہی ہے جو رات کو تمہاری روحیں قبض کرتا ہے۲

وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُم بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضَىٰ

اور جانتا ہے جو کچھ دن میں کماؤ پھر تمہیں اٹھاتا ہے کہ ٹھہرائی ہوئی میعاد

أَجَلٌ مُّسَمًّى ثُمَّ إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ

پوری ہو پھر اسی کی طرف پھرنا ہے پھر وہ بتا دے گا جو کچھ تم

تَعْمَلُونَ ﴿٦٠﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَيُرْسِلُ

کرتے تھے اور وہی غالب ہے اپنے بندوں پر اور تم پر نگہبان

عَلَيْكُمْ حَفَظَةً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

بھیجتا ہے۳ یہاں تک کہ جب تم میں کسی کی موت آتی ہے

تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُونَ ﴿٦١﴾ ثُمَّ رُدُّوا إِلَى

ہمارے فرشتے اس کی روح قبض کرتے ہیں۴ اور وہ قصور نہیں کرتے۵ پھر پھیرے جاتے

اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ ۚ أَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ أَسْرَعُ

ہیں۶ اپنے سچے مولیٰ اللہ کی طرف سنتا ہے اسی کا حکم ہے اور وہ سب سے جلد حساب

الْحَاسِبِينَ ﴿٦٢﴾ قُلْ مَن يُنَجِّيكُم مِّن ظُلُمَاتِ الْبَرِّ

کرنے والا۷ تم فرماؤ وہ کون ہے جو تمہیں نجات دیتا ہے جنگل اور دریا کی

وَالْبَحْرِ تَدْعُونَهُ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً لَّئِنْ أَنجَانَا

آفتوں سے جسے پکارتے ہو گڑگڑا کر اور آہستہ۸ کہ اگر وہ ہمیں اس

مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ﴿٦٣﴾ قُلِ اللَّهُ يُنَجِّيكُم

سے بچا دے تو ہم ضرور احسان مانیں گے تم فرماؤ اللہ تمہیں نجات دیتا ہے

مِّنْهَا وَمِن كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنتُمْ تُشْرِكُونَ ﴿٦٤﴾ قُلْ

اس سے اور ہر بے چینی سے پھر تم شریک ٹھہراتے ہو۹ تم فرماؤ

ع ۵ ۱۲

۱۔ لوح محفوظ کتاب مبین یعنی ظاہر کر دینے والی کتاب اس لئے فرمایا گیا کہ لوح محفوظ علوم غیبیہ ان حضرات پر ظاہر کر دیتی ہے جن کی نظر اس پر ہے جیسے بعض فرشتے اور انبیاء و اولیاء کرام۔ اگر اس پر کسی کی نظر نہ ہو تو وہ کتاب مبین نہ ہو گی۔ مولانا فرماتے ہیں۔

لوح محفوظ است پیش اولیاء — ازچہ محفوظ اند محفوظ از خطاء

۲۔ وہ روح سیلانی ہے جس سے بیداری ہوش و حواس قائم ہے۔ وہی نیند میں جسم سے نکل جاتی ہے۔ لیکن روح سلطانی یا روح مقامی جس سے زندگی قائم ہے' وہ موت کے وقت خارج ہو گی۔ ۳۔ یعنی فرشتے جن میں سے بعض ہمارے اعمال کی نگرانی کرتے ہیں اور بعض ہمارے اجسام کی۔ معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ اگرچہ قادر ہے کہ ہماری حفاظت براہ راست خود فرمائے مگر اسباب سے کرتا ہے۔ قدرت اور ہے' قانون کچھ اور دونوں کو ماننا ایمان ہے ۴۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ علاقے بٹے ہوئے ہیں۔ بعض جگہ بعض فرشتے روح قبض کرتے ہیں اور بعض جگہ دوسرے۔ بلکہ ملک الموت اور انکے خدام فرشتے ساری دنیا کی روح قبض کرتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ وہ ہر جگہ حاضر ہیں اور ہر جگہ ناظر۔ کہ اس کے بغیر یہ کام انجام نہیں پا سکتا۔ ساری دنیا ان کے سامنے ایسی ہے۔ جیسے ہمارے سامنے ہتھیلی ۵۔ ان فرشتوں سے جان قبض کرنے میں سستی کوتاہی واقع نہیں ہوتی۔ وقت مقررہ سے ایک آن آگے پیچھے نہیں ہوتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان فرشتوں کو ہر ایک کی موت کا وقت اور موت کی جگہ موت کی کیفیت معلوم ہے۔ یہ علوم خمسہ میں سے ہے۔ جب ان فرشتوں کے علم کا یہ حال ہے تو جو تمام خلق سے زیادہ اعلم ہیں مدینہ والے سلطان صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان کے علوم کا کیا پوچھنا ۶۔ یعنی مرتے ہی ان کی روحیں بارگاہ الٰہی میں پیش ہو کر پھر قبر میں واپس لائی جاتی ہیں جیسا کہ حدیث شریف سے ثابت ہے ۷۔ چنانچہ قیامت میں سارے عالم کا سارا حساب دنیا کے چھوٹے دن کے آدھے کی بقدر ہو گا۔ یعنی ۴ گھنٹہ میں۔ باقی اتنا بڑا دن حضور کی نعت گوئی اور اظہار شان میں صرف ہو گا۔ رب فرماتا ہے۔ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ۸۔ کفار جب جنگل یا سمندر میں پھنس جاتے تھے تو یہ دعائیں کرتے تھے پھر نجات پا کر کفر پر ہی قائم رہتے تھے۔ یہاں دعا مانگنے پر عتاب نہیں بلکہ اپنا وعدہ پورا نہ کرنے پر اظہار غضب ہے۔ ۹۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں کفار کی بعض دعائیں قبول ہو جاتی ہیں کہ کفار جو مصیبت میں پھنس کر نجات کی دعا کرتے تھے' رب انہیں نجات دے دیتا تھا۔ شیطان نے اپنی درازی عمر کی دعا کی جو قبول ہوئی۔